



## سوال

(619) کیا سفید ڈاڑھی رکھنا مناسب ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ڈاڑھی سفید رکھنا مناسب نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ڈاڑھی سفید رکھنا غلط ہے۔ ڈاڑھی رنگنے کے متعلق فرمانِ رسول کی وضاحت کیا ہے؟ (نسیم الحق طیب، الہ آباد) (۸ مارچ ۱۹۹۶ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ڈاڑھی کو رنگنا اور اپنی اصلی حالت پر بہنے دینا دونوں طرح جائز ہے۔ حافظ ابن حجر رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

’و حاصلہ ان من جزم انہ خضب کما فی ظاہر حدیث ام سلمة و کما فی حدیث ابن عمر الماضي قریباً انہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب بالصفرة حکلی ما شاہده، وکان ذلک فی بعض الاحیان و من نفی ذلک کانس فهو محمول علی اکثر الاغلب من حالہ‘ (فتح الباری: ۱۰/۳۵۳)

’حاصل بحث یہ ہے کہ جس نے اس بات کا جزم کیا ہے کہ آپ ﷺ نے بالوں کو رنگا ہے جس طرح ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں ہے، کہ آپ ﷺ نے بالوں کو زرد بنایا انہوں نے جس شے کا مشاہدہ کیا اسے بیان کیا ہے۔ اور یہ عمل بعض اوقات میں ہے اور جس نے نفی کی ہے جس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں تو یہ آپ ﷺ کی اغلب اور اکثر حالت پر محمول ہے۔ اور جو لوگ ڈاڑھی سفید رکھنے کو غلط سمجھتے ہیں، سابقہ توجیہ کی بناء پر ان کا خیال خمیر درست ہے۔ بلکہ امام طبری رحمہ اللہ نے یہاں تک کہا ہے، اگر کسی علاقہ میں لوگ ڈاڑھیوں کو رنگتے نہ ہوں، اور رنگنے والا انسان منفرد حیثیت کا حامل نظر آئے تو اس کے حق میں فعل ہذا کو ترک کرنا اولیٰ ہے۔‘ (فتح الباری: ۱۰/۳۵۵)

اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت میں بال رنگنے والی روایت کو اہل علم نے صرف استیجاب پر محمول کیا ہے اس طرح کے شریعت میں تیس سے زائد احکام موجود ہیں، اُن سے بالوں کو سیدھا چھوڑنے کے بجائے مانگ نکالنا ہے۔ لیکن بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دونوں طرح ثابت ہے۔ کچھ اس طرح کا معاملہ محل نزاع میں ہے کہ بالوں کو رنگنا اور ترک کرنا دونوں طرح جواز منقول ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 462

محدث فتویٰ